Go To Index

انداز میرے حضور کے

آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سونے کا انداز (قسط:01)

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کی بے شُمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ”نیند“ بھی ہے، اِس نعمت کی بدولت ذہن کو آرام ملتا ہے اور جسم تھکن سے نَجات پاتا ہے۔ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سونے کا انداز ہمیں بتاتا ہے کہ نیند جیسی نِعمت کی قَدر دانی کیسے کی جائے؟ اِس نعمت پر اللہ کریم کی حَمد و ثنا اور اس کا شکریہ کس انداز میں ادا کیا جائے؟ سونے سے پہلے یادِ خدا کا طریقہ کیسا ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔

آئیے! اِس عزم کے ساتھ یہ اندازِ مصطفیٰ پڑھتے ہیں کہ ہم بھی اِس اندازِ مصطفیٰ کو اپنی زندگی کا حصّہ بنائیں گے۔

سونے سے پہلے صفائی کا اہتمام

نیند اُس بھاری بے ہوشی کا نام ہے جو دل پر حملہ آور ہو کر معرفتِ اشیا (یعنی چیزوں کو پہچاننے) کی صلاحیّت ختم کر دیتی ہے غالباً اِسی لئے نیند کو ”موت کا بھائی“ کہتے ہیں۔[1] اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نیند کی کیفیت میں جانے سے پہلے ہمیں قولاً و فعلاً صَفائی کا اہتمام کرنے کی تعلیم دی ہے:

سونے سے پہلے وُضو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سونے سے پہلے وُضو فرماتے۔[2] حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت بَراء بن عازِب رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو نماز جیسا وُضو کرو۔[3] باوُضو سونے کی ترغیب دینے میں حکمت یہ ہے کہ خواب سچّا آئے، شیطان کے ڈرانے دھمکانے سے حِفاظت ہو اور اگر موت آجائے تو بندہ پاکیزگی کی حالت میں ہو۔[4]

سونے سے پہلے مِسواک اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معمول تھا کہ رات میں کئی مرتبہ مِسواک فرماتے۔[5] آپ سونے سے پہلے مِسواک اپنے قریب ہی رکھتے، جب بھی آنکھ کھلتی پہلے مِسواک فرماتے۔[6] سُو کر اُٹھنے کے بعد مِسواک کرنا مستحب ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ سونے کی حالت میں معدے سے گیس منہ کی طرف آتی ہے جس سے منہ میں بدبو اور ذائقے میں تبدیلی ہو جاتی ہے، مِسواک کرنے سے یہ دونوں مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔[7]

سونے سے پہلے تلاوت و تسبیحات کا اہتمام

قُراٰنِ کریم ہمیں بتاتا ہے کہ ”اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔“[8] اور یادِ الٰہی کا بہترین ذریعہ تلاوتِ قراٰن ہے، رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ارشادات اور عمل کے ذریعے سونے سے پہلے تلاوتِ قراٰن کی تلقین فرمائی ہے، آئیے! اندازِ مصطفیٰ کا یہ پہلو بھی ملاحظہ کرتے ہیں:

* مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ (Hadith Research Center)

تینوں قُل پڑھنے کا اہتمام اُمُّ المومنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر کے اُن میں پھونکتے اور ان میں: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے پھر جسم کے جس حصّے تک ہو سکتا وہ ہاتھ پھیرتے، اپنے سَر مبارک اور چہرے کے سامنے والے حصّے سے شُروع کرتے (اور جسم کے پچھلے حصّے پر ختم کرتے)[9] یہ عمل آپ تین بار کیا کرتے تھے۔[10]
جو یہ عمل کرنا چاہے وہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پھیلا کر تینوں ”قُل“ ایک ایک بار پڑھ کر ان پر دَم کرکے سَر اور چہرہ اور سینے اور آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچیں سارے بدن پر پھیر لے، پھر دوسری اور تیسری مرتبہ اسی طرح کرے، یہ عمل کرنے والا ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔[11]

سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر پڑھنے کا اہتمام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زُمَر کی تلاوت کیے بغیر نہیں سوتے تھے۔[12]
نیز رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات، آیتُ الکرسی اور سورۂ کافرون پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔[13]

سونے سے پہلے دُعا کا اہتمام

ربِّ کریم نے حدیثِ قدسی میں دُعا مانگنے والوں کو حوصلہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ یعنی اور میں اُس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دُعا کرے۔[14]
حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں اُن سب میں دعا سے فائدہ ہوتا ہے، تو اے اللہ کے بندو! دُعا کو خود پر لازم کر لو۔[15] ایک موقع پر فرمایا: رات دن اللہ پاک سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[16] دعا کی اتنی تاکید فرمانے والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سونے سے پہلے اندازِ دعا یہ رہا:

1 مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بستر پر لیٹتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ یعنی اے اللہ! میں ہر اُس چیز کے شر سے تیری کرم نواز ذات اور تیرے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں جس کی چوٹی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے، اے اللہ! تو ہی قرضہ اور گُناہ ختم کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو ہرایا نہیں جاسکتا، تیرا وعدہ توڑا نہیں جاسکتا، تیری بارگاہ میں مال دار کو مال داری فائدہ نہیں دیتی، تیری ذات پاک ہے اور تعریف تیرے لئے ہے۔[17]

2 حضرت حُذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس وقت سونے لگتے تو یہ پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا یعنی اے اللہ! تیرے ہی نام سے مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (جاگتا) ہوں۔[18] نیند حرکت و ادراک کی صلاحیت ختم کر دیتی ہے اور جاگنے کے بعد حرکت و ادراک کی صلاحیت لوٹ آتی ہے اِس لیے حدیث میں نیند کو موت سے اور جاگنے کو زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔[19]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ص430 (2) مواہب لدنیہ، 2/185 (3) بخاری، 1/104، حدیث: 247 (4) شرح مسلم للنووی، جز 17، 9/32 (5) بخاری، 1/104، حدیث: 245، الطب النبوی لابی نعیم، 1/391 (6) شرح الزرقانی علی المواہب، 6/391 (7) عمدۃ القاری، 2/693 ماخوذاً (8) پ13، الرعد: 28 (9) عمدۃ القاری، 13/559 (10) بخاری، 3/407، حدیث: 5017 (11) الوظیفۃ الکریمہ، ص33 (12) ترمذی، 5/259، حدیث: 3416 (13) بخاری، 3/405، حدیث: 5009، 2/82، حدیث: 2311 - ابوداؤد، 4/407، حدیث: 5055 (14) مسلم، ص1107، حدیث: 2675 (15) ترمذی، 5/321، حدیث: 3559 (16) مسند ابو یعلیٰ، 2/201، حدیث: 1806 (17) ابو داؤد، 4/406، حدیث: 5052 (18) بخاری، 4/196، حدیث: 6324، الشمائل المحمدیہ، ص157 واللفظ لہ (19) المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ص433۔

Go To Index

آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سونے کا انداز

(دوسری اور آخری قسط)

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

3 اُمُّ المومنین حضرت حَفْصہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوتے وقت تین مرتبہ فرماتے: اَللّٰھُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ یعنی اے اللہ! جب تو (قیامت میں) اپنے بندوں کو اُٹھائے اُس دن اپنے عذاب سے مجھے بچالینا۔[1]

4 حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ یعنی خُدا کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کافی ہوا اور ہمیں پناہ دی کیونکہ بہت سے لوگ وہ ہیں جنہیں نہ کوئی کافی ہے نہ پناہ دینے والا۔[2]

5 حضرت عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہُ عنہ نے سونے سے پہلے یہ دُعا پڑھنے کی تلقین کی: اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ یعنی اے اللہ! تو نے میری ذات کو پیدا کیا اور تو ہی اِسے موت دے گا، اِس کا مرنا اور اِس کا جینا تیری خاطر (تو ہی اسے زندگی دینے اور اس کی زندگی لینے کا مالک ہے، تیرے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں) ہے، اگر تو اِسے زندگی دے (اور جو کام تجھے ناپسند ہیں اُن میں پڑنے سے) تو اُس کی حفاظت فرما اور اگر تو اِس کو موت دے تو اِس (کے گُناہوں) کو بخش دے، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں۔

وہ کہنے لگا: کیا آپ نے یہ دُعا (اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے سنی ہے؟ جواباً فرمایا: حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے بھی بہتر شخصیت یعنی رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہے۔[3]

6 حضرت ابو ازہر اَنْماری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات کے وقت سوتے ہوئے یہ پڑھتے: بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَاَخْسِأْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى ترجمہ: اللہ کا نام لے کر میں نے اپنی کروٹ رکھ دی الٰہی میرے (اُمّتیوں کے) گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور فرمادے میرا رہن چُھڑا دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما۔[4]

"میرے گُناہ" سے مراد یا تو میری اُمّت کے گُناہ ہیں یا (میری اُمّت کی) خطائیں مراد ہیں یا یہ لفظ ہماری تعلیم کے لیے ہے ورنہ حُضور گناہوں سے معصوم ہیں۔ شیطان سے مراد انسانی شیطان

*مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ (Hadith Research Center)

ہیں یا قرین شیطان ہے، ربّ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ کا قرین شیطان مؤمن ہو گیا۔ اخسا: خساءٌ سے بنا ہے، بمعنی: کُتّے کو دُور کرنا۔ رہن گروی چیز کو کہتے ہیں، یہاں مراد اپنی ذات ہے کیونکہ انسان کی ذات اپنے اعمال میں گروی ہے، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ (۲۱)﴾ (ترجمہ کنزالعرفان: ہر آدمی اپنے اعمال میں گروی ہے) یعنی مجھے نیک اعمال کی توفیق دے کر میرے نفس کو گروی ہونے سے چُھڑا دے۔[5]

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سونے سے پہلے تسبیحات پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ شیرِ خُدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا نے رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایک خدمت گار کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اِس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب سونے لگو تو 33 بار ”سبحان اللہ“، 33 بار ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ اور 34 بار ”اللہ اکبر“ کہو۔[6]

مولائے کائنات حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُس دن سے کسی بھی رات انہیں پڑھنا نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا: کیا صِفّین کی رات بھی؟ فرمایا: صِفّین کی رات بھی میں نے انہیں نہیں چھوڑا۔[7]

آخری نبی کا بستر اور آرام فرمانے کا انداز

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی زمین پر، کبھی چٹائی پر اور کبھی چمڑے سے بنے اُس بستر پر آرام فرماتے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی۔ ایک موٹا کھردرا بچھونا بھی تھا اُس پر بھی آپ آرام فرماتے تھے۔[8]

کس انداز سے آرام فرماتے؟

1 رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنی سیدھی ہتھیلی سیدھے گال مبارک کے نیچے رکھتے۔[9]

2 حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہ نے اپنی خالہ اُمُّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا کے گھر رات گزاری، آپ فرماتے ہیں: میں بستر کی چوڑائی میں لیٹ گیا، اور رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی لمبائی میں کروٹ کے بل آرام فرما ہوئے اور سو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہ نے رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رات میں اندازِ عِبادت بیان فرمایا۔[10]

دورانِ سفر آرام فرمانے کا انداز

حضرت قَتادہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب رات کے آخری حصّے میں کہیں پڑاؤ فرماتے تو اپنی سیدھی کروٹ پر آرام فرماتے اور جب صُبح سے کچھ پہلے کہیں ٹھہرتے تو اپنا (سیدھا) ہاتھ کھڑا رکھتے اور اپنا سَر مبارک اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔[11]

آپ نے رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سونے کا معمول تفصیل سے پڑھا، اِسی انداز میں سونے کا معمول بنائیے تاکہ دین و دنیا کی بَرَکتیں حاصل ہوں۔

---

(1) ابوداؤد، 4/404، حدیث: 5045 (2) مسلم، ص1116، حدیث: 6894 (3) مسلم، ص1115، حدیث: 6888، فیض القدیر، 2/195 (4) ابوداؤد، 4/406، حدیث: 5054 (5) مراٰۃ المناجیح، 4/25 (6) بخاری، 3/516، حدیث: 5362 (7) شرح البخاری لابن بطال، 7/539 (8) مواہب لدنیہ، 2/185 (9) شمائل محمدیہ، ص157 (10) شمائل محمدیہ، ص162 (11) شمائل محمدیہ، ص162۔